ضبط وترتیب : ادارہ الحق

تبلیغی کام کی اہمیت

—— تبلیغی مرکز رائے ونڈ میں کی گئی تقریر ——

تبلیغی جماعت کے اکابر کی خواہش پر حضرت شیخ الحدیث مدظلہ ۸ رشعبان ۱۳۹۲ھ مطابق ۸ ارستمبر بروز اتوار مشہور تبلیغی مرکز رائے ونڈ تشریف لے گئے، وہاں پہنچ کر آپ نے اپنے رفقاء کے ساتھ یہاں کے مدرسہ عربیہ کے سالانہ امتحانات لئے تبلیغی جماعتوں اور وہاں کے نظم ونسق کو دیکھا اور بعد میں مدرسہ عربیہ کے ہونہار اور صالح طلباء، نمونۂ سلف اساتذہ اور موجود افراد سے حسب ذیل خطاب فرمایا۔ ایڈیٹر الحق اور قاری سعید الرحمٰن (راولپنڈی) بھی اس سفر میں آپ کے ساتھ تھے۔ (ادارہ)

★

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم —— میرے محترم بزرگو اور بھائیو! آج کا دن میرے اور میرے رفقاء کے لئے سعادت کا دن ہے۔ کہ آج ہمیں ایک ایسے مرکز ایک ایسے منبع میں آنا نصیب ہوا ہے جس منبع اور مرکز سے اسلام کی شعاعیں نہ صرف ملک بلکہ افریقہ اور یورپ میں پھیل رہی ہیں —— خداوند کریم اس تبلیغی مرکز جو حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد الیاسؒ اور ان کے بعد ان کے جانشین حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ کا صدقہ ہے۔ حق تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور خداوند تعالیٰ وہ موقع جلد لے آئے جس کی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت سنائی کہ کوئی صحرا کوئی پہاڑ کوئی بادیہ اور ان کے خیموں کا گھر اور مٹی اور گارے کا ایسا گھر باقی نہ رہے گا جس میں لاالٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند نہ ہو۔ خداوند کریم ان تبلیغی مساعی کو ایسی قبولیت دے کہ کوئی گھر لاالٰہ الا اللہ کے نعرے سے محروم نہ رہے ——

بھائیو! اور بزرگو! تقریر کا نہ وقت ہے نہ موقع۔ اس ملک پر اللہ کا بڑا احسان ہے، کسی ملک میں جب انقلاب آتا ہے تو وہاں کا مذہب اور دین سب کچھ انقلاب کی لپیٹ میں آجاتا

ہے۔ قرآن کریم میں ہے :

ان الملوك اذا دخلوا قرية افسدوها	جابر بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوں تو اسے
وجعلوا اعزة اهلها اذلة وكذلك	برباد کر کے اس کے معززین کو ذلیل بنا دیتے
يفعلون ۔	ہیں ۔

ذلیلوں کو عزتمند اور عزتمندوں کو ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح اس قوم کا مذہب، تہذیب، اخلاق سب کچھ برباد کر دیا جاتا ہے۔ جب ہندوستان پر انگریزوں کا عیسائیوں کا تسلط ہوا تو انہوں نے چاہا کہ مناظروں کے ذریعہ شکوک و شبہات کے ذریعہ تشدد کے ذریعہ تعلیم و تبلیغ کے ذریعہ اس ملک سے اسلام کو مٹا دیا جائے۔ مگر خدا محافظ تھا اسلام کا وہ یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے حضرت حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تبارک و تعالیٰ کے دل میں القاء فرمایا کہ دین کی بقاء و اشاعت کے لئے کمربستہ ہوئے نہ صرف مناظروں کا جواب دیا۔ بلکہ ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی، دیوبند کے مسجد چھتہ میں ایک استاذ جس کا نام محمود تھا اور ایک شاگرد جس کا نام بھی محمود تھا، جو آگے چل کر شیخ الہند رحمۃ اللہ بنا۔ یہ مدرسہ کی ابتداء تھی مگر اس کی شاخیں سارے عالم میں پھیل گئیں۔

یہاں جب الحاد کی لہریں دوڑنے لگیں عیسائی لگ گئے کہ یہاں کے باشندے صرف نام کے مسلمان رہ جائیں، لیکن دل و دماغ عیسائی ہو، تو طوفان کا مقابلہ مشکل تھا۔ مگر اللہ نے دین کی حفاظت وعدہ — انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ۔ کے مطابق حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رح کے دل میں القاء کیا کہ اسلام کی اشاعت اور دین کی حفاظت کے لئے تبلیغ کا یہ کام خاص طریقے سے شروع کیا۔ تبلیغ اس قدر اہم چیز ہے کہ حضور نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا اور امت سے بار بار اپنی تبلیغ پر شہادت دلوائی اور امت کو مخاطب کر کے فرمایا : الا فلیبلغ الشاهد الغائب ۔ سننے والے موجود اور حاضر لوگ غائبین تک دین کو پہنچا دیں۔

خداوند کریم کا ارشاد ہے :

ولتكن منكم امة يدعون	تم میں سے ضرور ایک ایسی جماعت ہونی چاہئے
الى الخير ويأمرون بالمعروف	جو بھلائیوں کی دعوت دے، نیکیوں کا حکم دے
وينهون عن المنكر ۔	اور برائیوں سے روکتی رہے۔

نیز فرمایا : فلولا نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين ولينذروا قومهم اذا رجعوا اليهم لعلهم يحذرون ۔ تم میں سے ایک جماعت اور گروہ ایسا ہونا چاہئے جو یکسوئی سے

دین کی سمجھ حاصل کرسکے اور پھر اپنی قوم اپنے قبیلہ اپنے ملک کو ڈرا سکیں، جو کچھ سیکھا ہوا سے اوروں تک پہنچا سکیں۔ شاید اس طرح وہ لوگ بھی اللہ سے ڈرنے لگ جائیں۔ اس امت کا ہر فرد گواہ ہے سارے بنی نوع انسان پر گواہی دے گا۔ پیغمبر علیہ السلام سارے انبیاء کے شہید اور گواہ ہیں۔ وجئنا بك على هؤلاء شهيدا۔

میرے محترم بزرگو! آپ کو معلوم ہے کہ مکہ معظمہ میں خانہ کعبہ اور مسجد حرام میں کتنی فضیلتیں اور برکتیں خدا نے رکھی ہیں۔ اس میں ایک نماز کا اجر ایک لاکھ نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ مسجد نبوی میں پچاس ہزار اور ایک روایت میں ایک ہزار کے برابر اجر ملتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مکہ معظمہ فتح ہوا۔ فتح کے بعد تمام جزیرۃ العرب میں مسلمانوں کی سلطنت قائم ہوئی۔ اس وقت صحابہ کرام یہ کر سکتے تھے کہ جتنے بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو موقعہ عطا فرمایا تھا۔ کہ اب حرمین میں اعتکاف کرکے بیٹھ جاتے اور ایک ایک نماز ایک ایک نیکی کا لاکھ لاکھ اجر حاصل کرتے۔ مگر آپ کو معلوم ہے۔ کہ اکثر صحابہؓ نے ہجرت کی، عراق، مصر، شام، ایران کی طرف گئے۔ کابل آئے، انڈونیشیا تک پہنچے، اور دنیا میں پھیل گئے۔ ایک ایک صحابیؓ نے لوگوں کو لا الہ الا اللہ۔ کی طرف دعوت دی، وہ سمجھتے تھے کہ یہ ہمارا فریضہ ہے کہ جب اللہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بنایا۔ سارے انسانوں اور ساری مخلوقات کے لئے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا۔ وما ارسلنك الا كافة للناس بشيرا و نذيرا۔

اب قیامت تک آپ ہی بشیر و نذیر ہیں۔ کوئی اور آنے والا نہیں۔ تو وصال کے بعد امت کا فریضہ ہو جاتا ہے۔ کہ قیامت تک دین کی تبلیغ دین کی اشاعت میں لگی رہے تو صحابہؓ بھی عراق، شام، فارس، روم کی طرف تشریف لیگئے۔ جیسے یہاں سے جماعتیں نکلتی ہیں، جنگلوں میں صحراؤں میں نہ معلوم کہاں کہاں جاتی ہیں۔ تاکہ لوگوں کو کلمہ لا الہ الا اللہ۔ پہنچائیں۔ تو صحابہؓ نے حرم شریف کے اجر و ثواب اور مدینہ طیبہ میں حضورؐ کے جوار کو چھوڑا۔ اس کام کی خاطر نکلے مگر میں کہتا ہوں کہ انہوں نے یہ قربانی دی تو خدا نے اجر بھی وہاں کی نمازوں سے زیادہ دیا۔ اس لئے کہ صحابہؓ کی برکت سے اسلام پھیلا، تیرہ چودہ سو برس گذر گئے، ہمارے آباد و اجداد کو، جنہوں نے کلمہ سکھایا۔ تو ان صحابہؓ کے بعد اب تک جس نے نماز روزہ رکھا، حج کیا، زکوٰۃ دی، جس نے بھی کلمہ طیبہ پڑھا، جس نے بھی نوافل پڑھے، جس نے بھی دین کے لئے جہاد کیا۔ جو لوگ بھی دین کی خدمت کرنے لگے۔ تو کیا ان تمام حسنات کا اجر ان صحابہؓ کے اعمالنامہ میں درج ہوگا یا نہیں نسلاً بعد نسل مرد عورتوں نے کتنی عبادت کی ہوگی۔ ایک صدی ایک قرن، اور ایک کڑی ایک سلسلہ میں کتنے نماز روزے کتنے حج ہوں گے۔ کروڑوں اربوں سے بھی زیادہ۔ یہ ان اسلام پہنچانے والے

حضرات کے اعمالناموں میں بھی شامل ہوں گے۔ حدیث میں آتا ہے: من سنّ سنّۃً حسنۃً فلہٗ اجرھا واجر من عمل بھا۔ وہاں رہتے تو ایک نماز کا اجر ایک لاکھ ملتا۔ بظاہر اس سے محروم ہو گئے۔ مگر اب تو قیامت تک عبادات کا جو سلسلہ ہے، اس کا ثواب ہمارے اس استاذ اس مبلغ صحابی ہی کو ملے گا جس کی برکت سے ہمارے اسلاف مسلمان ہوئے۔ اربوں، کھربوں تک تعداد پہنچے گی۔ امت پیغمبر کے قائم مقام ہوتی ہے۔ اور ہمارے نبی کو حکم ہے:

یا ایھا الرسول بلّغ ما انزل الیک ---- کھلم کھلا دین کی بات پہنچاتے رہنا۔ فاصدع بما تؤمر۔ حضورؐ کے ہاتھوں مکہ معظمہ حرم مکہ جو دنیا کا مرکز تھا، فتح ہوا اس کے اردگرد سارا افریقہ، سارا ایشیا اور سارا یورپ اس مرکز کا تابع ہے۔ اب جب حضورؐ کا وصال ہوا۔ تو آپ کے غلاموں کا کام ہے کہ اطراف تک دین پہنچا دیں۔

میرے بھائیو! دیکھو جس طرح خدا کی سنت تکوینی نظام میں یہ ہے کہ کوئی چاہے یا نہ چاہے، سورج چاند اپنے وقت پر طلوع ہوتے ہیں اپنے وقت پر غروب ہوتے ہیں، اس طرح تشریعیات کا نظام بھی اللہ تعالیٰ ہی چلاتا ہے۔ اسباب ظاہری کی کوئی حیثیت نہیں۔ یہاں دیکھیں تو جس تنظیم اور جس اہتمام کے ساتھ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے۔ کوئی حکومت کروڑوں روپے سے نہیں کر سکتی تھی۔ مجاہد اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں۔ پیدل چل رہے ہیں، بغل میں بستر ہے۔ ہزاروں وعظوں سے وہ کام نہیں ہوتا جو اس محنت سے ہو جاتا ہے۔ اور یہ چیز اس لئے کامیاب ہو رہی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ عمل کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔ ایک ہماری تبلیغ ہے، ایک ان بزرگوں کی کہ قال کے ساتھ حال بھی ہے، قول کے ساتھ عمل بھی ہے کہ خود نمونہ بن کر سامنے آتے ہیں، لاکھوں مسلمان اس تنظیم سے وابستہ ہیں۔ ڈھاکہ کے پاس ایک تبلیغی اجتماع میں میں نے ۵، ۶ لاکھ افراد کا مجمع دیکھا۔ باہر دنیا کی حالت یہ ہے کہ آدمی پھرتا ہے تو انسان کو یاس اور ناامیدی ہو جاتی ہے کہ اسلام کا کیا ہوگا۔ مگر یہاں آج ایک نماز میں شرکت سے امید بڑھ جاتی ہے۔ کہ اسلام زندہ ہے اور زندہ رہے گا۔ حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے: لا یزال طائفۃٌ من امتی۔ الخ کا نمونہ سامنے آ جاتا ہے۔ یہاں نہ دولت ہے نہ سیاست نہ حکومت نہ قوت۔ شب و روز دین کی خدمت و اشاعت ہو رہی ہے۔ اور یہ سب اللہ کا کرم اور اسکی توفیق ہے۔ اگر ہم یہ کام نہ کریں تو خدا خود دین کی حفاظت کرے گا۔ ہمیں غرور نہیں کرنا چاہیئے اگر ہم دین کی خدمت نہ کریں تو خدا تار عنکبوت سے بھی یہ خدمت لے سکتا ہے۔ غار ثور میں ایک عنکبوت (مکڑی) کے جالا سے حضورؐ کی حفاظت کرائی۔ اگر ہم دین کے لئے کمربستہ نہ ہوئے تو خدا اوروں سے یہ کام لے لے گا۔ ایک شخص نے جہاد

میں بڑی بہادری دکھائی کئی کافروں کو قتل کیا۔ صحابہؓ نے کہا فلاں شخص نے بڑی ہمت کی بڑا کام کیا حضورؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے مگر وہ تو جہنمی ہے۔ صحابہؓ حیران ہوئے اور پیچھے لگ گئے کہ جہنمی ہونے کے ظاہری علامات بھی دیکھ سکیں۔ حضورؐ کی بات تو غلط نہیں ہو سکتی، کل لڑائی ہوئی تو وہ زخمی ہوا۔ اور اس کے بعد خودکشی کر لی۔

حضورؐ نے فرمایا: ان اللہ یؤید ھذا الدین بالرجل الفاجر۔ خدا اس دین کی تائید فاجروں سے بھی فرما لیتے ہیں۔ جب آپ مدینہ طیبہ ہجرت فرما رہے تھے، تو سراقہ کے ہاتھوں آپ کی حفاظت کرائی اور راستہ کی نگرانی کرتا رہا۔

—— تو بھائیو! خدا کا ہم غریبوں پر بڑا احسان ہے۔ نہ کہ ہمارا کوئی کمال۔ یمنون علیکم ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل اللہ یمن علیکم ان ھداکم للایمان۔ یہ آپ پر اپنا اسلام لانا جتلاتے ہیں۔ تو کہہ دے کہ ایسا مت کرو، بلکہ خدا کا تمہارے اوپر احسان ہے کہ اس نے تمہیں ایمان کی رہنمائی کی۔ تو یہ اللہ کا کرم ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اس مرکز تبلیغ اور اس تبلیغی کام کو بہت ترقی دے اور قیامت تک اسے دین کے پھیلانے کا سرچشمہ بنا دے۔

بھائیو! بڑی خوشی ہے کہ تبلیغ کے ساتھ یہاں مدرسہ بھی قائم کیا گیا ہے۔ تبلیغ کرنے والے کو علوم کی ضرورت ہے کہ وہی کہہ سکتا ہے، جسے خود معلوم ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ان حضرات کے درجات بلند کرے کہ تبلیغ کے ساتھ تعلیم اور مدرسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تبلیغ اور تعلیم، عمل اور علم لازم ملزوم ہیں۔ من یرد اللہ بہ خیراً یفقہہ فی الدین۔ اللہ جس کے ساتھ خیر عظیم کرنا چاہے تو اسے فقاہت فی الدین سے نواز دیتا ہے۔ تو اللہ نے آپ کو دین کے راستہ پر لگا کر بڑا کرم کیا۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ایسے مراکز سے اور اکابر کی برکات سے وابستہ کر کے مالا مال فرمائے۔ یا ارحم الراحمین ان کوششوں کو قبول فرما کر اسے اسلام کے غلبہ اور اشاعت کا ذریعہ بنا دے۔ آمین۔

دار العلوم دیوبند کے عظیم فرزند حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ ایک انقلابی شخصیت اور اس کے

انقلاب آفرین

افادات و ملفوظات

مرتبہ:- محمد سرور

۵۰۰ صفحات۔ سائز ۱۸×۲۳ سفید کاغذ۔ مجلد آفسٹ طباعت۔ قیمت سولہ روپیہ پچاس پیسے۔

سندھ ساگر اکادمی ۔ چوک مینار ۔ انار کلی ۔۔۔ لاہور